REGO

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم۔ چہار شنبہ

فی پرچہ ۱؎

جمادی الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۹/۴۴ | ۲۱ فتح ۱۳۳۴ ہش ۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ دسمبر (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو عصبی تکلیف چل رہی ہے۔ اور کبھی کبھی سانس کی تکلیف سے گلے میں چوکنگ کی شکایت بھی ہو جاتی ہے نیز بے خوابی بھی رہتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو چار دن سے زیادہ تکلیف ہے درد اور گھبراہٹ دونوں میں اضافہ ہو گیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

ولادت } مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کے ہاں ۱۹ اور ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء کی درمیانی شب کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب بچی کی درازیٔ عمر اور خادمہ دین ہونے اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔

اردن میں شاہی فرمان کے ذریعے قومی پارلیمنٹ توڑ دی گئی

نئے انتخابات تک ایک غیر جانبدار کابینہ حکومت کا کام چلائے گی۔

عمان ۲۰ دسمبر۔ اردن میں ایک شاہی فرمان کے ذریعہ پارلیمنٹ کو توڑ دیا گیا ہے۔ اب نئے انتخابات تک ایک غیر جانبدار کابینہ حکومت کا کام چلائے گی۔ اردن کے وزیراعظم المہالی نے شاہ کی خدمت میں ایک تحریری عرضداشت پیش کی تھی۔ جس میں اس امر پر زور دیا گیا تھا۔ کہ مضبوط حکومت کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ عوام کو اپنی مرضی کے نمائندے بھیجنے کا موقعہ دیا جائے۔ انہوں نے لکھا تھا۔ کہ المفتی کی کابینہ کے مستعفی ہو جانے کے بعد یہ امر اور بھی زیادہ ضروری ہو گیا ہے المہالی نے گزشتہ جمعرات کو نئی کابینہ بنائی تھی۔ یروشلم کے پرانے علاقے بیت اللحم میں شام سے صبح تک کا کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

ایک اطلاع کے مطابق کل عرب لیجن نے ایک ہجوم پر گولی چلائی۔ جس سے تین آدمی ہلاک ہو گئے۔ یہ ہجوم معاہدہ بغداد میں مجوزہ شمولیت کے خلاف مظاہرہ کر رہا تھا۔ اور اس نے ترکی کے قونصل خانہ پر بھی حملہ کیا تھا۔

برطانیہ کی طرف سے سوڈان کے اعلان آزادی کا خیر مقدم

غیر ملکی سفارتی نمائندوں سے اسمٰعیل الازہری کی اہم ملاقات

خرطوم ۲۰ دسمبر۔ برطانیہ نے سوڈان کے اعلان آزادی کا خیر مقدم کیا ہے۔ کل لندن میں برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اعلان آزادی کا خیر مقدم کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت برطانیہ سوڈان کے اعلان آزادی کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں مصر کی حکومت سے بعض ضروری امور کے متعلق مشورہ کر رہی ہے۔ کل شام سوڈان کی پارلیمنٹ نے ایک قرارداد کے ذریعہ سوڈان کی مکمل خود مختاری کا اعلان کرتے ہوئے برطانیہ اور مصر سے جو ۵۶ سال تک سوڈان پر حکومت کرتے رہے ہیں درخواست کی تھی۔ کہ وہ سوڈان کی نئی آزاد مملکت کو تسلیم کر لیں۔ پارلیمنٹ نے ایک اور قرارداد کے ذریعہ ۵ ارکان کا ایک کمیشن مقرر کیا۔ جو نیا سربراہ مقرر ہونے تک گورنر جنرل کے فرائض سرانجام دے گا — سوڈان کے وزیراعظم اسمٰعیل الازہری نے کل غیر ملکی سفارتی نمائندوں سے ملاقات کی۔ اور ان پر زور دیا کہ وہ اپنی حکومتوں کو لکھیں کہ وہ سوڈان کی نئی آزاد مملکت کو تسلیم کر لیں۔

ڈیوڈ مارشل اور ایڈن کی ملاقات

لندن ۲۰ دسمبر۔ سنگاپور کے وزیراعلیٰ ڈیوڈ مارشل نے کل یہاں برطانوی وزیراعظم سر انتھونی ایڈن سے آدھ گھنٹے تک ملاقات کی۔ وہ آج صبح لندن سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔

کابل سے روانگی کے وقت مارشل بلگانن کا بیان

کابل ۲۰ دسمبر۔ روس کے وزیراعظم مارشل بلگانن نے کل کابل سے ماسکو روانہ ہوتے ہوئے کہا افغان حکام سے ہماری ذاتی ملاقاتوں کے اچھے نتائج نکلے ہیں انہوں نے کہا باہمی بات چیت کے خاتمہ پر جو بیان شائع ہوا ہے۔ اس سے یہ امر صاف ظاہر ہے کہ روس اور افغانستان باہمی تعلقات کے لحاظ سے اب ایک نئے مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس بیان سے تعلقات کو اور زیادہ مستحکم کرنے کے عزم کا اظہار ہوتا ہے۔

— لندن ۲۰ دسمبر۔ برطانیہ کے امور خارجہ کے وزیر مملکت نے کہا ہے کہ روسی لیڈروں نے کشمیر کے متعلق جو بیانات دیئے ہیں۔ وہ سلامتی کونسل کی منظور کردہ قراردادوں کے منافی ہیں۔ وہ دارالعوام میں ایک لیبر ممبر کے سوال کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا برطانیہ ایسے مسائل کے خلاف بیانات دینا پسند نہیں کرتا۔ جو سلامتی کونسل میں زیر غور ہوں۔

بجٹ سیشن سے قبل نیا دستور منظور ہو جائیگا

کراچی ۲۰ دسمبر۔ جناب حمید الحق چوہدری نے کہا ہے کہ مسلم لیگ اور متحدہ محاذ کی مخلوط پارٹی آئینی مسائل حل کرنے میں خاصی کامیابی حاصل کر چکی ہے۔ کل انہوں نے ایک بیان میں بتایا کہ تمام فیصلے اتفاق رائے سے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ ہم کامیابی کے ساتھ کام کو اختتام تک پہنچا چکے ہیں۔ نئے دستور کا مسودہ عنقریب مجلس دستور ساز میں پیش کر دیا جائے گا۔ اور پوری کوشش کی جائے گی۔ کہ دستور بجٹ پر بحث شروع ہونے سے پہلے پہلے منظور کر لیا جائے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۵۵ء

سیاسی دکانداری

"مذہب کے نام پر سیاسی دکانداری" کے زیر عنوان یادش بخیر مولانا نصر اللہ خاں صاحب عزیز سابق ایڈیٹر تسنیم کا ایک مضمون روزنامہ تسنیم مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا ہے۔

مولانا نے اس مضمون کا آغاز ذیل کے الفاظ میں فرمایا ہے:۔

"راجہ صاحب" پاکستان بنانے کی تحریک کے زمانے میں جب مسلم لیگ نے مسلمانوں کو یہ نعرہ دیا تھا۔ کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ تو اب پاکستان بن جانے کے بعد آپ اسلامی دستور لانے میں لیت ولعل کیوں کر رہے ہیں؟

اس مفہوم کا ایک سوال ایک ممتاز مسلم لیگی لیڈر سے ایک ملتان اخبار نویس نے لاہور کی ایک پریس کانفرنس میں کیا تھا۔

راجہ صاحب نے برجستہ جواب دیا۔ "میرے عزیز! جنگ اور محبت میں سب کچھ جائز ہے"۔ اخبار نویس کا منہ بند ہو گیا۔ مگر وہ حیران ہو کر سوچنے لگا۔ کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ کا رُخ کس طرف تھا۔ اس نعرے سے کس کو متاثر کیا جا رہا تھا مسلمانوں کو یا غیر مسلموں کو۔ اپنوں کو یا غیروں کو"۔

اس پر مولانا نے حسب ذیل سوال جمایا ہے:۔

"پاکستان کی تحریک بلاشبہ ایک جنگ تھی۔ مگر یہ جنگ کس کے خلاف تھی۔ دس کروڑ کی مسلمان قوم کے خلاف یا ۳۰ کروڑ ہندوؤں اور ان کے مٹھی بھر حامی مسلمانوں کے خلاف اگر یہ محض ایک سیاسی سٹنٹ تھا۔ تو اس کا شکار وہ مسلمان تھے۔ جن کی جدوجہد۔ قربانی اور جوش حمایت سے پاکستان کی جنگ جیتی جا رہی تھی یا غیر مسلم۔ اور اگر یہ ایک دھوکے کی ٹٹی تھی۔ اور مذہب کے نام پر سیاسی دکانداری تھی۔ تو یہ دھوکا کس کو دیا جا رہا تھا۔ دوستوں کو یا دشمنوں کو"۔

اس کے بعد مولانا خود ہی جواب فرماتے ہیں کہ "مگر راجہ صاحب کا جواب ایک حقیقت واقعہ کا مظہر تھا۔ اس مختصر سے جملے میں انہوں نے پوری مسلم لیگی قیادت کی سیرت اور کردار کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا تھا۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۵ء)

اس کے بعد مولانا نے کسی اخبار کا ایک حوالہ درج فرمایا ہے۔ جس میں اخبار مذکور نے سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی جماعت اسلامی پر مذہب کے نام پر سیاسی دکانداری چلانے کا الزام لگایا ہے۔ مضمون نگار نے اس الزام کا جواب دینے کے لئے جماعت اسلامی کی تاریخ اور اس کی کارکردگی کی تفصیل بیان کی ہے۔ اور یہ دکھانا چاہا ہے کہ جماعت اسلامی پر مذہب کو سٹنٹ بنانے کا الزام عائد نہیں ہوتا۔

ہم نے الفضل مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۵ء کے اداریہ میں مودودی صاحب کے حوالے دے کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ مودودی صاحب نے اپنی کتاب سیاسی کشمکش حصہ سوم میں یہ بات صاف کر دی ہے۔ کہ مسلم لیگ کے کسی ذمہ دار لیڈر کے ذہن میں بھی پاکستان کے حصول کا مدعا "اسلامی نظام" کا قیام نہیں تھا۔ اس کے علاوہ الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء میں ہم نے قائد اعظم مرحوم کا ایک حوالہ پیش کیا ہے۔ جس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ قائد اعظم مسلم لیگ کو مذہبی سٹیج بنانے کے سخت مخالف تھے۔ اور اس کو محض ایک سیاسی سٹیج رکھنا پسند کرتے تھے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے، کہ مسلم لیگ کی تحریک سرتاپا مسلمان قوم کی ایک خالص سیاسی تحریک تھی، کم از کم اس کو مذہب کے اس تصور سے قطعاً کوئی تعلق نہیں تھا۔ جو مودودی صاحب کی اپنی ایجاد ہے، اور اگر بعض لوگوں نے "پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ" کا نعرہ لگایا تھا۔ تو وہ محض اسی طرح تھا، جس طرح خود مولانا مودودی احمدیوں کے خلاف احراری تحریک کے ہمنوا بن گئے تھے۔ اور جس کی وجہ سے آپ کو فساد فی الارض کی بنا پر مارشل لاء کی عدالت نے پہلے پھانسی کی سزا دی۔ اور بعد میں اسے چودہ سال کی قید میں تبدیل کر دیا۔ اور اب دو سال کی قید کے بعد حکومت نے انہیں رعایتی طور پر رہا کر دیا ہے سٹنٹ کے عام معنی سیاسی فریب کے کئے جاتے ہیں۔ ہم یہاں صرف دو باتیں مودودی صاحب کے تعلق میں بیان کرتے ہیں۔ جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

اول تو مودودی صاحب کے وہی حوالے ہیں۔ جو ہم نے الفضل مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۵ء میں نقل کئے ہیں۔ ان کے پڑھنے سے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا مودودی صاحب پاکستان بننے سے پہلے سٹنٹ چلا رہے تھے۔ یا اس کے بننے کے بعد اب سیاسی فریب دے رہے ہیں۔ پہلے تو آپ فرماتے تھے۔ کہ مسلم لیگ کے لیڈر ہرگز اسلامی نظام کے قیام کا ادعا نہیں کرتے۔ مگر اب فرماتے ہیں۔ کہ دس سال تک انہوں نے لوگوں کو اسلامی نظام کے قیام کا فریب دیا۔ اور اب منکر ہو گئے ہیں۔

دوم۔ مودودی صاحب کا احراری تحریک میں پورے زور سے آخر تک شامل رہنا۔ لیکن بعد میں مواخذہ سے بچنے کے لئے تاویلیں پیش کرنا۔ جس کا اعتراف خود مولانا نے رہائی کے بعد اپنی شیخوپورہ اور راولپنڈی والی تقاریر میں بایں معنی کیا ہے۔ کہ آپ احراریوں کے شر انگیز طریق کار سے نفور تھے۔ مگر اس کے باوجود کسی وجہ سے آخر تک تحریک میں شامل رہے۔ جس کی تائید فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں کے فیصلہ سے بھی ہوتی ہے، اور اسی بناء پر انہوں نے جماعت اسلامی کو براہ راست ذمہ وار ٹھہرایا ہے۔

ہم نے اختصار کے لئے صرف دو مثالیں لی ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ دونوں باتیں سٹنٹ کی تعریف میں آتی ہیں یا نہیں اور یہ دونوں سٹنٹ راجہ صاحب کے تسلیم کردہ سٹنٹ سے اپنے خطرناک نتائج کے لحاظ سے مہا سٹنٹ کہلانے کے مستحق ہیں یا نہیں۔ حالانکہ جیسا کہ مودودی صاحب کے اعتراف سے ظاہر ہے، اور قائد اعظم کے ایمان متذکرہ بالا سے عیاں ہے۔ کہ مسلم لیگ کے لیڈروں نے نہ تو مذہبی نظام کا کبھی وعدہ کیا" نہ کبھی مسلم لیگ کو مذہبی سٹیج بنانے کی غلطی کی تھی۔

اس سے یہ بات بھی آئینہ ہو جاتی ہے۔ کہ راجہ صاحب نے تو ایک ایسے جرم کا اعتراف کر لیا، جو مسلم لیگ کے ذمہ وار لیڈروں سے بقول مودودی صاحب کبھی سرزد نہیں ہوا۔ مگر مودودی صاحب اور ان کے یہ رفیق کار مودودی صاحب کے کھلے کھلے سٹنٹوں کو بھی شاید سٹنٹ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ مودودی صاحب نے یہ سٹنٹ ایک اچھے مقصد کے حصول کے لئے کئے ہیں۔ اس لئے قابل اعتناء نہیں۔ تو خود ایسا خیال کرنے والوں کے کردار اور ان کے اسلامی جوش کی قلعی کھل جاتی ہے۔ اور مذہب کے نام پر دکانداری چلانے کا الزام واضح تر ہو جاتا ہے۔ حق کے لئے ناحق اختیار کرنے کا ادعا اور اس کا جواز ماننا بجائے خوبی کے نہایت گھناؤنا جرم بن جاتا ہے۔ بلکہ ناحق ذرائع تو اس واضح بات کا پتہ دیتے ہیں۔ کہ حق کو کسی دوسری غرض کے لئے محض سٹنٹ بنایا جا رہا ہے۔ حق اصل مقصود نہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر

جلسہ سالانہ پر جماعتوں کی رہائش کا انتظام

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف جماعت ہائے احمدیہ جس جس مقام پر ٹھہریں گی۔ اس کی تفصیل احباب کی سہولت کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔ تا کہ مہمان گاڑی سے یا بس سے اتر کر سیدھے اپنی قیام گاہ پر پہنچ سکیں۔

دار الضیافت (مہمان خانہ)

(۱) قادیان (۲) بیرون پاکستان (۳) مشرقی پاکستان (۴) کراچی (۵) کوئٹہ ڈویژن و قلات ڈویژن

نصرت گرلز ہائی سکول (پختہ نئی عمارت)

(۱) جھنگ شہر (۲) جھنگ ضلع۔ (۳) جہلم شہر (۴) ضلع جہلم۔

جامعۃ المبشرین

(۱) لائل پور شہر (۲) لائل پور ضلع (۳) راولپنڈی شہر و ضلع (۴) کیمبل پور شہر و ضلع۔ (۵) میانوالی شہر و ضلع۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول

(۱) خیرپور ڈویژن و حیدر آباد ڈویژن۔ (۲) گجرات شہر (۳) گجرات ضلع (۴) مظفر گڑھ ضلع و شہر (۵) ڈیرہ غازیخاں ضلع و شہر (۶) منٹگمری ضلع و شہر (۷) ملتان ضلع و شہر۔

بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول

(۱) سیالکوٹ شہر (۲) سیالکوٹ ضلع (۳) شیخوپورہ شہر (۴) شیخوپورہ ضلع

تعلیم الاسلام کالج (۱) لاہور شہر (۲) لاہور ضلع (۳) سرگودھا شہر (۴) سرگودھا ضلع۔

فضل عمر ہوسٹل:۔ (۱) گوجرانوالہ شہر (۲) گوجرانوالہ ضلع

فضل عمر ریسرچ:۔ (۱) بہاولپور ڈویژن۔

دفاتر تحریک جدید:۔ (۱) پشاور ڈویژن (۲) ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن (۳) آزاد کشمیر

(خاکسار ظہور احمد ناظم مکانات و معلومات)

احمدی مبلغین اسلام کی تبلیغی مساعی

امریکہ میں اسلام کے پُر امید و روشن مستقبل کی ایک جھلک

۱۸ افراد کا قبولِ اسلام

رسالہ مسلم سن رائز، انگریزی ترجمۃ القرآن اور دیگر اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت

نو مسلم دوستوں کا اسلام کے ساتھ والہانہ اخلاص

ملک کے طول و عرض میں احمدی مبلغین اسلام کی تبلیغی مساعی

(از مکرم سید جواد علی صاحب بی۔ اے سیکرٹری احمدیہ مشن امریکہ)

شکاگو مشن

شکاگو مشن میں مکرمی عبد الشکور صاحب کنزے کام کر رہے ہیں۔ مشن میں اکثر احباب آتے رہتے ہیں اور اسلام اور احمدیت کے بارے میں استفسارات کر کے لٹریچر لیتے رہے۔

اس کے علاوہ تمام مشنوں میں ہفتہ وار اجلاس باقاعدگی سے ہوتے رہے جن میں مبلغین کی تقاریر اور درس و تدریس کے علاوہ مقامی احباب بھی حصہ لیتے رہے۔ بیشتر مشنوں میں اتوار کو اجلاس ہوتے ہیں جن میں غیر مسلم بھی آکر شرکت کرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ اجلاس مقامی مسلمانوں کی تربیت اور تعلیم کیلئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں عربی کا قاعدہ اسباق نماز، قرآن کریم ناظرہ اور سلسلے کی دوسری کتب پڑھائی جاتی ہیں اور ان کا درس دیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ نہایت باقاعدگی سے قائم رکھا جاتا ہے کیونکہ امریکی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا یہی ایک ذریعہ ہے اور کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ تمام مبلغین اپنے ماتحت حلقوں میں ان اجلاسوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ اور تعلیمی پروگرام میں خاص دلچسپی اور توجہ سے کام لیتے ہیں۔

جماعتوں کے دورے

مبلغین کو اپنے حلقوں میں دورے کرنے پڑتے ہیں تاکہ نظام اور تعلیم و تربیت کے کام کو جاری رکھا جا سکے۔ خاکسار اسی سلسلے میں واشنگٹن سے چالیس میل دور ایک مقام بالٹی مور ہر ہفتہ جاتا ہے اور وہاں پر مقامی احباب کی میٹنگ میں شرکت کر کے قرآن کریم کا درس دیتا ہے۔ نماز اور عربی کے قاعدے کے اسباق کا مستقل پروگرام ہوتا ہے اور تقریر کے ذریعہ اسلامی مسائل ان کو سکھائے جاتے ہیں۔ اکثر غیر مسلم بھی شرکت کرتے ہیں چنانچہ تین چار آدمی خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ پچھلے ہفتہ بالٹی مور میں ایک لڑکی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئی ہے۔

مکرمی خلیل احمد صاحب ناصر نے سینٹ لوئیس شکاگو۔ فلاڈلفیا اور نیویارک کا دورہ کیا۔ لندن کی کانفرنس کیلئے تشریف لے گئے اور پھر پاکستان چلے گئے۔

مبلغ حلقہ نیویارک مولوی نور الحق صاحب انور باسٹن، ولیمنٹگ، فلاڈلفیا اور ہارٹ فورڈ تشریف لے گئے۔ باسٹن میں ایک مقامی دوست کے ہمراہ یونیورسٹی کے طالب علموں اور بعض پروفیسروں سے ملنے اور ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ فلاڈلفیا میں دو عورتیں بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئیں۔

کنونشن کے موقعہ پر خاکسار نے اور مکرمی مولوی نور الحق صاحب انور نے کلیولینڈ۔ ڈیٹرائیٹ اور شکاگو کا دورہ کیا۔ اور وہاں سے سینٹ لوئیس کنونشن میں شرکت کیلئے چلے گئے۔ ڈیٹرائیٹ کے مقام پر تین افراد نے بیعت کی اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں کو ثابت قدم رکھے اور اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

مکرمی شکر الٰہی صاحب سینٹ لوئیس میں کنونشن پر شرکت کرنے کیلئے لاس اینجلس سے تشریف لائے۔ اور عرصہ زیر رپورٹ میں لاس اینجلس کے ارد گرد مختلف گاؤں میں تبلیغ کیلئے جاتے رہے۔

عبد الشکور صاحب کنزے ڈیٹرائیٹ اور ملواکی میں تشریف لیگئے۔ اور پھر کنونشن کیلئے سینٹ لوئیس آئے۔

پریس سے تعلقات

پریس سے تعلقات قائم رکھنے کیلئے بھی کوشش کی جاتی ہے تاکہ بوقت ضرورت اس واقفیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں سینٹ لوئیس کے کنونشن کے موقعہ پر مقامی اخبارات میں اعلانات کرائے گئے بعض اخباروں نے ہماری کنونشن کی کاروائی کو چھاپا۔ شکاگو میں امریکہ کے ایک مشہور اخبار Chicago Tribune کے ساتھ تعلقات قائم کئے گئے۔ شکاگو کے ایک اخبار Chicago American نے مکرمی عبد الشکور صاحب کنزے کا ایک انٹرویو شائع کیا جس میں کنزے صاحب کی فوٹو کے ہمراہ ان کا بیان جماعت احمدیہ کے قیام اغراض و مقاصد۔ مرکز اور امریکہ میں احمدیوں کی تعداد کے متعلق شامل ہے۔ کنزے صاحب کا یہ انٹرویو شکاگو ٹریبیون کے ۲۳ ستمبر ۱۹۵۵ء کے پرچے میں شائع ہوا ہے۔

لاس اینجلس میں تین اخبارات میں ہر ہفتہ ایک دفعہ مذہبی خبروں کے کالموں میں وہاں کے مقامی مشن اور جلسوں وغیرہ کا اعلان باقاعدہ ہوتا ہے۔

ٹرینیڈاڈ کے احمدی احباب کی آمد

ایام زیر رپورٹ میں ٹرینیڈاڈ کے بعض احمدی احباب نیویارک تشریف لائے۔ سب سے پہلے تو برادرم محمد اسحاق صاحب ساقی مبلغ ٹرینیڈاڈ لندن کانفرنس سے واپسی پر نیویارک پہنچے۔ آپ واشنگٹن میں بھی تشریف لائے اور دو تین دن ٹھہرے۔ ان کا قیام گو مختصر رہا لیکن پھر بھی آپ کو بعض احباب سے ملنے اور مختلف تقاریب میں تقریر کرنیکا موقعہ ملا۔ ٹرینیڈاڈ کی ایک احمدی بہن مسز زینب خاں بھی نیویارک تشریف لائیں ان مہمانوں کو نیویارک مشن نے دار التبلیغ میں ایک شاندار دعوت دی جس میں بعض غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب بھی شریک ہوئے۔ برادرم ساقی صاحب نے اپنی تقریر میں ٹرینیڈاڈ میں جماعت کے ایمان افروز حالات سنائے۔ اس موقعہ پر ایک غیر احمدی دوست نے جماعت احمدیہ کو ان الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا کہ واقعی یہ جماعت ممالک یورپ اور امریکہ میں شاندار خدمات انجام دے رہی ہے۔ چند روز کے قیام کے بعد برادرم ساقی صاحب۔ بہن زینب خاں اور ان کی صاحبزادی زلیخا واپس تشریف لے گئے۔

۱۸ افراد کا قبول اسلام

عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۸ افراد مختلف مقامات سے بیعت کر کے داخل اسلام ہوئے۔ چند ایک نوجوان زیر تبلیغ ہیں امید ہے کہ جلد ہی وہ بھی اسلام قبول کر لیں گے۔ احمدیہ جماعت میں داخل ہونے والوں میں سے ایک دوست کینیڈا کے ہیں۔ یہ ایک نوجوان ہے جو آجکل دو سال کی ملٹری ٹریننگ کینیڈا میں لے رہا ہے۔ دیر سے اسکی خط و کتابت مکرمی مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ نیویارک سے تھی۔ سلسلے کا لٹریچر مطالعہ کیلئے اس کو بھیجا گیا۔ ابتداء ہی سے اس نوجوان نے اسلامی تعلیم میں بڑی دلچسپی لی۔ اسکی دلچسپی کا اندازہ اس کے اس خط سے ہو سکتا ہے جو اس نے نور الحق صاحب کو لکھا۔ ذیل میں اس کا اقتباس دیا جاتا ہے۔ دیباچہ تفسیر القرآن کے مطالعہ کے بعد یہ نوجوان لکھتا ہے۔

"I have covered the life and trials of the Holy Prophet. His life is indeed something I wish I could follow. Let me say this— I have never read nor heard of a more perfect man. I could not help be thoroughly, and deeply, deeply impressed. His life is something I shall never forget".

خط کے اختتام پر یہ نوجوان لکھتا ہے۔

"After reading most of the book I felt that I would be not only a fool but an idiot if I do not accept completely the teachings of Islam, as revealed by the Holy Prophet."

الحمد للہ کہ آخر کار یہ نوجوان گذشتہ ایام میں بیعت کر کے داخل سلسلہ ہو گیا۔ اس کا نام ناصر احمد رکھا گیا ہے۔ یہ کینیڈا میں پہلا مقامی مسلمان ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے کینیڈا میں ایک بڑی مخلص جماعت کا پیش خیمہ بنائے اور اس خطۂ زمین کے سارے لوگوں کو نور اسلام سے منور ہونیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح کینیڈا میں ایک اور خاتون زیر تبلیغ ہیں۔ وہ سلسلے کی کتب کا مطالعہ کر رہی ہیں احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اور کینیڈا میں ہماری ایک عمدہ جماعت قائم ہو جائے۔ کینیڈا سے متواتر خبریں آتی رہتی ہیں کہ وہاں اسلام کی تبلیغ کے لئے بڑا میدان ہے اور اسلام کو قبول کرنے کیلئے کافی روحیں تیار ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ مستقبل قریب میں کینیڈا کا ایک دورہ کیا جائے اور مشن قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ آخر میں ہم قارئین سے امریکہ مشن کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

لاڑکانہ جانے والے احمدی دوست

جو دوست یا عہدیداران جماعت لاڑکانہ تشریف لائیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لایا کریں۔ تاکہ ان کو ٹھہرنے وغیرہ کی کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ محمد یوسف محمد صادق خالص گھی واناج کمیشن ایجنٹس غلہ منڈی لاڑکانہ

جامعۃ المبشرین ربوہ کی ایک یادگار تقریب

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ کا احباب جماعت سے آخری خطاب

ماریشس سے آئے ہوئے احمدی احباب کو خوش آمدید کہنے اور بیرونی ممالک میں جانے والے مبلغینِ اسلام کو الوداع کہنے کے لئے جامعۃ المبشرین کے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے ۲ دسمبر ۱۹۵۵ء کی رات کو جو عشائیہ ترتیب دیا گیا تھا اس میں حسنِ اتفاق سے صدارت کے فرائض حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرانجام دئیے تھے۔ اس موقعہ پر محترم درد صاحب نے جو صدارتی تقریر ارشاد فرمائی وہ آپ کی زندگی کی آخری تقریر تھی کیونکہ اس کے چند روز بعد ہی آپ رحلت فرما گئے۔ اس تقریب کا مختصر حال پہلے بھی الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن چونکہ محترم درد صاحب نے اپنی زندگی کی اس آخری تقریر میں جماعت کو ایک اہم امر کی طرف توجہ دلائی تھی اس لئے اس یادگار تقریب کا کسی قدر مفصل حال ذیل میں درج کیا جا رہا ہے تا جماعت آپ کی اس آخری نصیحت کو جو جماعت کی ترقی اور اس کی بہتری سے تعلق رکھتی ہے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس یادگار تقریب کا آغاز حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو جامعۃ المبشرین کے طالب علم عمری عبیدی صاحب آف مشرقی افریقہ نے کی بعدہٗ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ماریشس سے آئے ہوئے احمدی احباب مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب، مکرم احمد ید اللہ صاحب اور عبدالرحیم صاحب سوکیا کا خیر مقدم کیا اور مکرم نصیر الدین احمد صاحب شاہد ایم اے پی ایچ ڈی اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری کو جو تبلیغ اسلام کی غرض سے نائیجیریا اور انڈونیشیا تشریف لے جا رہے تھے الوداع کہتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی کہ وہ ماریشس کے احمدی احباب کا مرکز سلسلہ میں آنا مبارک کرے اور باہر جانے والے مبلغین اسلام کو اپنی تائید اور نصرت سے نوازے تا وہ اسلام اور احمدیت کی بہترین خدمت بجا لا سکیں۔

جامعۃ المبشرین کی غرض و غایت

اس موقعہ پر جامعۃ المبشرین کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے محترم پرنسپل صاحب نے فرمایا جامعۃ المبشرین ایک مشنری ادارہ ہے جس میں نوجوانوں کو تربیت دے کر انہیں اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ کامیابی سے ادا کر سکیں اس میں پاکستان ہی نہیں بلکہ غیر ممالک کے احمدی نوجوان بھی دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں چنانچہ اس وقت جامعہ میں انڈونیشیا، چین، مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، ٹرینیڈاڈ اور بعض دوسرے ممالک کے نوجوان بھی اپنے پاکستانی بھائیوں کے دوش بدوش دینی علوم کی تحصیل کر رہے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ سب نوجوان حصولِ تعلیم کے بعد اپنے اپنے ملک کے لئے شیریں ثمر ثابت ہوں گے اور ان کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجے میں ان کے اپنے ہموطنوں کو راہِ حق پانے کی سعادت میسر آئے گی۔

محترم پرنسپل صاحب نے اس موقع پر ماریشس سے آئے ہوئے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان سے بھی درخواست کی کہ وہ اپنے ہاں کے نوجوان طلبہ کو مرکز سلسلہ میں بھجوائیں تا وہ جامعۃ المبشرین سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے جزیرے کو اسلام اور احمدیت کے نور سے منور کر سکیں۔ آپ نے جامعۃ المبشرین کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا یہ جامعہ اس بات کا ذمہ دار ہے کہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ جاری رہے تا اطراف و جوانب عالم میں اسلام کا جھنڈا سربلند رہے ہم اس عزم کے اظہار کے ساتھ کہ ہم دنیا میں اسلام کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہونے دیں گے اپنے ان مبلغین کرام کو جو خیر و برکت سے اپنا دامن بھر کر نائیجیریا اور انڈونیشیا تشریف لے جا رہے ہیں الوداع کہتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ یہ اپنے تبلیغی کارناموں اور مجاہدانہ کوششوں سے جامعہ کے نیک نام کو اور زیادہ روشن کریں گے

تاریک براعظم

محترم پرنسپل صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد سب سے پہلے مکرم مولوی نصیر الدین احمد صاحب شاہد نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنے والے مسیح کے زمانہ میں بکریاں چرانے والی اور سیاہ فام اقوام بلند عمارتیں تعمیر کریں گی۔ جس کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ وہی براعظم جو تاریک براعظم کہلاتا ہے اسلام کے نور سے جگمگا اٹھے گا مجھے خوشی ہے کہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں تبلیغ اسلام کی غرض سے ایک ایسے براعظم میں جا رہا ہوں جو اگرچہ تاریک براعظم کہلاتا ہے لیکن عنقریب اسلام اور احمدیت کی وجہ سے بقعہ نور میں تبدیل ہونے والا ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے جغرافیائی تاریخی سیاسی اور اقتصادی حالات پر بھی روشنی ڈالی اور احباب جماعت سے درخواست کی کہ وہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ انہیں جس ماحول میں تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے بھیجا جا رہا ہے وہ اس ماحول کو اسلامی ماحول میں تبدیل کرنے کی جد و جہد میں مقدور بھر حصہ لے سکیں تا وہ مقصد پورا ہو سکے جس مقصد کے لئے انہیں وہاں بھیجا جا رہا ہے

ماریشس میں احمدیت کی ابتداء

بعدہ صاحب صدر محترم مولانا درد صاحب نے ماریشس کے ضعیف العمر دوست مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ یہ ان تین خوش قسمت احباب میں سے ایک ہیں جن کے ذریعے ماریشس میں جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ ان کا تعارف کرانے کے بعد صاحب صدر نے ان سے درخواست کی کہ وہ ماریشس میں احمدیت کی ابتداء کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمائیں تا الٰہی تصرفات کا تذکرہ ہم سب کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہو۔

مکرم محمد عظیم صاحب سلطان غوث نے انگریزی زبان میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ۱۹۱۳ء میں میں ایک سکول میں ٹیچر کے طور پر ملازم تھا۔ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر ایک نہایت نیکدل انسان تھے ان کا نام "نور محمد نورایا" تھا۔ وہ ایک چھوٹا سا رسالہ بھی نکالتے تھے۔ اس رسالے کے ساتھ تبادلہ میں Crescent نامی ایک پرچہ آتا تھا۔ ایک دن "کریسنٹ" میں میں نے "ریویو آف ریلیجنز" کا اشتہار دیکھا۔ وہ اشتہار پڑھ کر میں نے قادیان لکھا کہ ہمیں ریویو کے کچھ پرچے ارسال کئے جائیں۔ چنانچہ قادیان سے ریویو کے چند پرچے اور تین کتابیں جن میں سے ایک ازالہ اوہام تھی ہمیں موصول ہوئیں۔ وہ کتابیں میں نے نور محمد نورایا صاحب کو اور اپنے ماموں سبحان محمد رجب علی صاحب کو دکھائیں۔ میرے ماموں امام مسجد تھے ان پر ان کتابوں کا بہت اثر ہوا۔ چنانچہ ہم تینوں نے مل کر قادیان لکھا کہ ہماری بیعت قبول کی جائے۔ ہم امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتے ہیں جب ہم نے خط لکھا اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ حیات تھے۔ لیکن اس کے فوراً ہی بعد آپ کی وفات ہو گئی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خلیفہ منتخب ہوئے۔ چنانچہ ہمارا خط پہنچنے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی ہماری بیعت قبول فرمائی۔ اور حضور ہی کی طرف سے ہم کو قبولیت بیعت کی اطلاع موصول ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے ۱۹۱۵ء میں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا کہ حضور ماریشس میں مبلغ بھجوائیں تا ہم ان کی زیر ہدایت احمدیت کے پیغام کو ماریشس میں پھیلا سکیں چنانچہ جولائی ۱۹۱۵ء میں حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے کو حضور نے ماریشس بھجوایا آپ ماریشس میں جماعت کے پہلے مبلغ تھے۔ آپ نے ماریشس میں جماعت کی ترقی کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں فرمایا یہ ہے ماریشس میں احمدیت کے آغاز کی کہانی۔ ان تین اشخاص میں سے جنہیں ایک ساتھ سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی دو حضرات یعنی نور محمد نورایا صاحب اور سبحان محمد رجب علی صاحب اب فوت ہو چکے ہیں اور ان میں سے یہ خاکسار بفضلہ تعالےٰ تاحال آپ کے سامنے زندہ موجود ہے یہ اللہ تعالےٰ کا خاص احسان ہے کہ اس نے مجھے مرکز سلسلہ کی زیارت کرنے اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ملاقات سے مشرف ہونے کا موقع عطا فرما کر میری ایک دیرینہ خواہش کو پورا فرمایا ہے۔ آپ سب میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

دنیا کا کنارا

مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب کی ایمان افروز تقریر کے بعد مارلیشس کے احمدیداللہ صاحب نے انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے مارلیشس میں جماعت احمدیہ کے قیام اور اسکی تدریجی ترقی کا ذکر کرنے کے بعد بتایا۔ کہ جہاں تک مارلیشس میں احمدیت کے پہنچنے اور اس کے پھیلنے کا تعلق ہے۔ سے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" لفظاً لفظاً پورا ہوا ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس الہام سے ساری دنیا ہی مراد ہے۔ کہ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ لیکن یہ عجیب حسن اتفاق ہے۔ کہ مارلیشس میں ایک علاقہ ایسا ہے۔ جس کا نام ہی "دنیا کا کنارا" ہے۔ اس کا فرانسیسی نام ہے "Le Bout du Monde" (لے بودی موند) جس کے معنی ہیں دنیا کا کنارا۔ سو خلافت ثانیہ کے آغاز میں ہی مارلیشس میں احمدیت کا پہنچنا اپنے اندر ایک خدائی نشان رکھتا ہے۔ جو ہم سب کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔ آغاز کار ہی مارلیشس میں احمدیت کے پہنچنے میں یہ اشارہ مضمر تھا۔ کہ خلافت ثانیہ کے مبارک دور میں ہی احمدیت کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے گی۔ جیسا کہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ آخر میں آپ نے جماعت مارلیشس کی کامیابی اور ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

احمدیت کا معجزہ

مکرم احمدیداللہ صاحب کے بعد مارلیشس کے مکرم عبدالرحیم صاحب سوکیا نے حاضرین سے اردو میں خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا۔ میں اس امر پر بے حد خوش ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مرکز سلسلہ کی زیارت اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف عطا فرمایا ہے۔ ہمارے یہاں آنے کی غرض یہ ہے۔ کہ ہم ربوہ کے روحانی ماحول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ احباب ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کہ ہمارا ربوہ میں آنا ہمارے لئے اور مارلیشس کی جماعت کے لئے مبارک کرے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ میرے بڑے بھائی احمد حسین سوکیا صاحب بھی ۱۹۲۷ء میں حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مارلیشس سے قادیان آئے تھے۔ جب وہ امرتسر میں ایک مشہور غیر احمدی عالم سے ملے تو ان عالم نے کہا۔ میاں تم کیوں احمدی ہوئے ہو۔ اگر تم نے دل سے احمدیت قبول کی ہے۔ تو کیا تم نے احمدیت کا کوئی معجزہ بھی دیکھا یا یونہی ایمان لے آئے؟ اس وقت میرے بھائی صاحب نے کہا۔ مولوی صاحب میں خود احمدیت کا ایک زندہ معجزہ ہوں۔ انہوں نے کہا۔ وہ کیسے؟ اس پر احمد حسین صاحب سوکیا نے کہا۔ مولوی صاحب کیا آپ جانتے ہیں کہ مارلیشس کہاں ہے۔ انہوں نے کہا۔ نہیں۔ احمد حسین صاحب سوکیا بولے۔ بس یہی احمدیت کا معجزہ ہے۔ کہ مرزا صاحب علیہ السلام کے اس الہام کے بموجب کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" ایسے ایسے دور ملکوں سے لوگ قادیان میں کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ جن کا محل وقوع کا آپ کو علم تک نہیں۔ اس لحاظ سے کیا میں خود احمدیت کا ایک زندہ معجزہ نہیں ہوں۔ اس پر وہ مولوی صاحب خاموش ہو گئے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم عبدالرحیم صاحب سوکیا نے مزید فرمایا۔ احمد حسین صاحب سوکیا کے بعد ہمارے خاندان میں سے اب اللہ تعالیٰ نے مجھے مرکز سلسلہ میں آنے اور اس کے روحانی ماحول سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ لوگ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جو مارلیشس سے آئے ہوئے ہیں۔ اپنے فضلوں سے نوازے۔ اور ہمیں اس رنگ میں زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اس کی رضا کو حاصل کر سکیں۔

انتہائی زرخیز علاقہ

بعدہٗ مبلغ سلسلہ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری نے جو مشرق وسطیٰ کے متعدد ممالک کا دورہ کرنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لائے تھے۔ اور اپنے وطن انڈونیشیا جا رہے تھے۔ احباب سے خطاب کرتے ہوئے اپنے دورے کے تاثرات بیان کئے۔ آپ نے فرمایا۔ مشرق وسطیٰ کا دورہ میرے دل میں خدمتِ دین کا ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کرنے کا موجب ہوا ہے۔ میں اب پہلے سے بھی زیادہ اس یقین پر قائم ہو گیا ہوں۔ کہ احمدیت کی ترقی کے لئے میرا وطن ایک انتہائی زرخیز زمین کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ اگر ہم اور زیادہ ہمت اور استقامت کے ساتھ اپنے دینی فرائض ادا کریں۔ تو میرے ہموطن بہت جلد احمدیت کی آغوش میں آ کر رشد و ہدایت کی دولت سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قبول حق کی سعادت سے حصہ وافر عطا فرمایا ہے۔ اب جبکہ میں ایک سال کے بعد اپنے وطن واپس جا رہا ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے خدمتِ اسلام کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ اور اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ کما حقہٗ ادا کرنے کی سعادت سے نوازے۔ کامیابی کے لئے ہماری کوششوں کے ساتھ آپ کی دعاؤں کا شامل ہونا از حد ضروری ہے۔

زندگی کی آخری تقریر

سب سے آخر میں صاحب صدر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دردؓ نے صدارتی تقریر ارشاد فرمائی۔ جو بعد میں ان کی زندگی کی آخری تقریر ثابت ہوئی۔ آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ دنیا میں حقیقی اسلام کو پھیلانے اور اسے ترقی دینے کے لئے جامعۃ المبشرین کو ترقی دینا اور جو خدمت یہ سر انجام دے رہا ہے۔ اسے بہر طور جاری رکھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ ادارہ ایسے مبلغ تیار کرتا ہے جو بیرونی ممالک میں اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں اسلام کا درد رکھنے والے غیر ملکی نوجوان بھی اسی روح اور اسی جذبہ کے ماتحت دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے وطنوں میں واپس جا کر لوگوں کو اس صراطِ مستقیم کی طرف بلائیں گے جس پر گامزن ہو کر وہ خود فوز و فلاح سے ہمکنار ہوئے ہیں۔ اس امر کے پیشِ نظر اس ادارے کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ دوسرے ممالک میں حق کو پھیلانے کا بہترین ذریعہ یہ ہے۔ کہ خود ان ممالک کے اہل نوجوانوں کو بلا کر ان میں احمدیت کی روح داخل کی جائے۔ یہاں کے مخصوص روحانی ماحول میں ان کے اندر جو ذہنی انقلاب رونما ہوگا۔ وہ کسی ایک مبلغ کے جانے سے بدرجہ اتم رونما نہیں ہو سکتا۔ جب بیرونی ملکوں کے احمدی نوجوان یہاں آ کر جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ تو انہیں یہاں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے آپ کے روح پرور ارشادات سننے اور دیگر علمی اور دینی مصروفیات میں حصہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ یہ سب امور ان کے اندر وہ ذہنی انقلاب پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ کہ جو احمدیت انسانوں میں پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اس انقلاب کے بعد جب وہ اپنے وطنوں کو واپس جائیں گے۔ تو وہ احمدیت کی ایک زندہ تصویر ہوں گے۔ اور ان کا ایک ایک لفظ تاثیر سے لبریز ہوگا۔ دورانِ تقریر میں آپ نے فرمایا۔ انگلستان میں عیسائیت اسی طرح پھیلی تھی۔ کہ اٹلی والوں نے انگلستان کے نوجوانوں کو اپنے ہاں بلایا۔ انہیں عیسائیت کے رنگ میں رنگین کیا۔ اور پھر انہیں ان کے ملک میں واپس بھیج دیا۔ روم میں نوجوانوں کی آمد کا یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ حتیٰ کہ سارا انگلستان عیسائی ہو گیا۔ آپ نے غیر ملکوں کے احمدی نوجوانوں کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنے کی اہمیت کو مزید واضح کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ابتداء میں نائیجیریا (مغربی افریقہ) سے عبدالرحیم سمتھ نامی ایک شخص قادیان آیا تھا۔ اس وقت جامعۃ المبشرین کی طرز کا کوئی ادارہ نہیں تھا۔ ہم نے بہت کوشش کی۔ کہ وہ وہاں رہے۔ اور تعلیم حاصل کرے۔ لیکن ہم اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور وہ واپس چلا گیا۔ اسی طرح نائیجیریا کے ایک اور شخص جبریل مارٹن نے انگلستان میں جماعت سے تعلق قائم کیا۔ لیکن اسے وہاں وہ ماحول میسر نہ آ سکا۔ جو جامعۃ المبشرین جیسے ادارے میں میسر آ سکتا تھا۔ وہ شخص انگلستان سے بیرسٹری کرنے کے بعد نائیجیریا واپس چلا گیا۔ چونکہ اس میں پوری طرح ذہنی انقلاب رونما نہ ہوا تھا۔ اس لئے اس نے ٹھوکر کھائی۔ اور وہاں جماعت میں ایک فتنہ پیدا کرنے کا موجب بن گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فوراً وہاں کے مبلغ کو نئی جماعت بنانے کی ہدایت کی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ اور نگرانی کے تحت دیکھتے ہی دیکھتے وہاں ہزار ہا کی تعداد میں ایک نئی جماعت قائم ہو گئی۔ نائیجیریا میں از سر نو نہایت قلیل عرصہ میں جماعت کا قائم ہو جانا اس امر پر دال ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین مصلح موعود ہیں۔ اور کوئی شخص بھی جماعت میں فتنہ برپا کر کے آپ کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کی کئی مثالیں ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اور ہم سب اس حقیقت کے چشم دید گواہ ہیں۔ اس قسم کے واقعات سے جامعۃ المبشرین جیسے انتہائی مفید ادارے کی اہمیت اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ پس غیر ملکی نوجوانوں کا خالص احمدی ماحول میں تربیت پانا اور پھر اپنے وطنوں میں واپس جا کر احمدیت کو پھیلانا اپنے اندر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ ادارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو کہ "قومیں اس سے برکت پائیں گی" پورا کرنے کا ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے غیر ملکی مہمانوں کی آمد اور بیرونی ممالک میں جانے والے مبلغین اسلام کی روانگی کے موقع پر ایک ایسی تقریب منعقد کر کے جس سے "جامعۃ المبشرین" کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ میں اس تقریب کے انعقاد پر ان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فرائض سمجھنے اور انہیں کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

اس بصیرت افروز تقریر کے بعد صاحب صدر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کرائی۔ اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی ہے

احباب ربوہ سے ضروری گذارش

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے مکان پیش کریں

(از صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) افسر جلسہ سالانہ)

جلسہ سالانہ بالکل قریب آگیا ہے۔ اس موقعہ پر مہمانوں کی رہائش کا انتظام سب سے مقدم ہے۔ جو دوست اپنی اپنی جماعتوں میں ٹھہریں گے ان کے لئے سلسلہ کی عمارتوں میں انتظام ہو چکا ہے۔ لیکن بعض ایسے دوست جن کا کوئی عزیز یا رشتہ دار ربوہ میں رہائش نہیں رکھتا اور وہ اپنی مجبوریوں کی وجہ سے اپنی فیملی کے ساتھ علیحدہ رہنا چاہتے ہیں درخواستیں کر رہے ہیں کہ انکو علیحدہ مکان یا کم از کم کوئی کمرہ رہائش کے لئے دیا جائے۔ اس وقت تک ایسی تین سو درخواستیں آچکی ہیں اور ابھی اس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے لیکن اس کے مقابل دوستوں کے تعاون کے ساتھ ہم صرف ایک سو پچیس قیام گاہوں کا انتظام کر سکے ہیں۔ میں احباب ربوہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قربانی کریں اور سلسلہ کے ان مہمانوں کے لئے اپنے اپنے مکانوں میں سے ایک ایک دو دو کمرے پیش کریں تاکہ ایسے دوستوں کے ٹھہرانے کا انتظام کیا جا سکے مجھے علم ہے کہ ربوہ میں کوئی ایسا گھر نہیں ہوتا جس میں ان دنوں مہمان نہ ٹھہرتے ہوں۔ اس کے باوجود میں اہالیان ربوہ سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ جس طرح ہر موقعہ پر اپنے اخلاص اور سلسلہ سے محبت رکھنے کا ثبوت دیتے رہتے ہیں اب بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔

لجنات اماء اللہ توجہ کریں!

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ ہوا نئے سیکنڈ مینیوین مشن کے لئے تحریک فرمائی تھی اور لجنہ اماء اللہ کے ذمہ تیس ہزار کی رقم لگائی گئی تھی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ پرانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے لجنات اماء اللہ کی طرف سے لبیک کہتے ہوئے تین ہزار کی بجائے چار ہزار کی رقم یا اس سے بھی زیادہ پیش کی جاتی۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک صرف ۱۰۰۱/۰ کے وعدہ جات آئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے اور وصول تو ابتک صرف ۵۹/۴ کی ہوئی ہے۔ اس نئے مشن کو کھولنے کے لئے بہت جلدی رقم کی ضرورت ہے، اس لئے صرف وعدوں پر اکتفا نہ کریں۔ بلکہ وعدوں کی بجائے جلد کوشش کر کے جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے چندہ جمع کر کے ساتھ لائیں اور یہاں جمع کروا دیں۔

نمبر	لجنہ	رقم
۱	لجنہ اماء اللہ ربوہ	۳۰۰-۰-۰
۲	″ ″ گوجرخان	۲۵-۰-۰
۳	″ ″ چک ۲۷	۱۰-۰-۰
۴	″ ″ کراچی	۵۰۰-۰-۰
۵	″ ″ ماڈل ٹاؤن	۲۰-۰-۰
۶	″ ″ ملتان چھاؤنی	۶۵-۰-۰
۷	لجنہ اماء اللہ مزنگ	۷۲-۰-۰
۸	″ ″ گوریکی	۱۰-۰-۰
۹	″ ″ محمد آباد اسٹیٹ	۹-۰-۰ وصول
۱۰	″ ″ گوجرانوالہ	۵۰-۰-۰ وصول
۱۱	″ ″ مراڑہ	۹-۰-۰

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ایک دردمندانہ درخواست اور شکریہ احباب

(از مکرم لطف الرحمٰن صاحب درد ابن حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ)

ابا جان مرحوم و مغفور کی وفات کی خبر تو احباب تک پہنچ چکی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو غم و الم کی لہر پھیلی وہ بھی سب محسوس کر رہے ہیں۔ میں ابا جان مرحوم و مغفور کی زندگی کے حالات مفصل تو پھر لکھوں گا اس وقت یہ مختصر سا نوٹ بمشکل لکھ رہا ہوں۔

اس وقت خاص طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور دیگر احباب کرام کو بالعموم ابا جان مرحوم مغفور کی اچانک جدائی کے غم کے ساتھ وہ خلا بھی نہایت شدت سے محسوس ہو رہا ہے جو ان کی وفات سے رونما ہوا ہے۔ ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم فوراً حضور اقدس کے اس غم کو دور کریں۔ مخلص اور قابل احباب کو چاہیئے کہ وہ حضور پرنور کی خدمت میں فوراً حاضر ہو جائیں اور اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کر دیں۔ اس وقت ہم بھائیوں میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں کہ عمر اور علم کے لحاظ سے وہ فوری طور پر اپنی خدمات پیش کر دے تاہم یہ تنبیہ اور ارادہ ضرور کر لیا ہے کہ ہم جلد سے جلد اپنے آپ کو پیش کر دیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

اس وقت میں اپنے بزرگوں۔ بھائیوں اور دوستوں سے نہایت ہی مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ ابا جان کی فقیرانہ زندگی اور آپ کے کارہائے نمایاں کی تقلید کرتے ہوئے فوراً حضور اقدس کی خدمت میں اپنی خدمات پیش کر دیں۔ میرا یقین ہے کہ جو بھی اس وقت آگے آئے گا وہ نہ صرف اپنا انجام اچھا پائے گا اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے نوازا جائے گا بلکہ ابا جان مرحوم و مغفور کی روح کو بھی خوش کرے گا۔ نیز حضور پرنور کی دعاؤں کا وارث ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ابا جان مرحوم مغفور اس طرح ہم سے اچانک جدا ہو جائیں گے یہ پتہ نہ تھا ان کی وفات ہم سب کے لئے صدمہ جانکاہ ہے لیکن سچ یہی ہے کہ "بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر" میں ان تمام احباب کرام کا تہ دل سے ممنون ہوں اور بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بذریعہ خطوط یا مل کر اظہار ہمدردی و تعزیت فرمائی ہے۔ ان تمام مجالس و اداروں کا بھی از حد ممنون ہوں جنہوں نے ہمدردی اور تعزیت کی قراردادیں ارسال فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس نیکی اور ہمدردی کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

خاص طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا از حد شکر گذار ہوں جنہوں نے کمال ہمدردی، شفقت اور دلجوئی فرمائی۔ حضور پرنور خود بہت ہی مضمحل اور غمگین تھے لیکن ایک از حد شفیق اور محسن آقا کی حیثیت سے حضور نے ہمیں اپنی حفاظت و اماں میں لے لیا اور اتنی شفقت فرمائی کہ جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اللہ تعالیٰ حضور اقدس کو کامل صحت والی لمبی سے لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ہمیں حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق دے تا ہمارا وجود حضور کے لئے حقیقی اطمینان اور خوشی کا موجب بن سکے۔

احباب کرام حضور اقدس اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ ہم سب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ ہم جلد سے جلد اس قابل ہو جائیں کہ ہم بھی ابا جان مرحوم و مغفور کی طرح سلسلہ و حضور اقدس کی خدمت کریں اور ابا جان مرحوم و مغفور کے نقش قدم پر چلیں۔ ابا جان مرحوم مغفور نے آخری وقت کچھ نہ کہہ کر ہمارے لئے اپنے عمل سے یہی وصیت فرمائی کہ خدا تعالیٰ پر کامل یقین و بھروسہ رکھو اور سلسلہ کی حضور کی راہنمائی میں بے لوث خدمت کرو۔ یہی وہ چیز ہے جس سے عاقبت سنورتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین

(لطف الرحمٰن درد)

مولانا مودودی کی تازہ ترین تقریر پر تبصرہ!

"قنوطیت اور اضداد کا مجموعہ"

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل، جالندھری)

۱۸ دسمبر کو بیرون موچی دروازہ جماعت اسلامی کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام میں مولانا مودودی نے ایک سیاسی تقریر کی۔ اشتہاروں میں "جیل سے رہائی کے بعد پہلی تقریر" کا خاص ذکر تھا۔ اس لئے موافق و مخالف بڑی تعداد میں سننے کیلئے آئے۔ یہ تقریر سوا دس بجے سے بارہ بجے تک جاری رہی۔ اس میں آپ نے معاہدہ بغداد، مسئلہ اسرائیل، مراکش اور الجیریا کے حالات۔ افغانستان سے تعلقات۔ روسی لیڈروں کے کشمیر کے متعلق بیانات، پاکستان میں کشمیر کنونشن کے فیصلہ جات۔ پاکستانی مسلمانوں کی اخلاقی گراوٹ اور اسلامی دستور کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ حکومت پاکستان نے بغداد پیکٹ میں شرکت کر کے پاکستان کو اینگلو امریکن بلاک میں شامل کر دیا ہے۔ حکومت ہمیں مطمئن کرے کہ اس کا یہ اقدام کن مفادات کے حصول اور کن مضرتوں سے بچنے کے لئے ہے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اس کے نتیجہ میں اب روس ہمیں اپنا مخالف سمجھتا ہے۔ اور ہمارے نقصان کے درپے ہے۔ نیز اس معاہدہ کی وجہ سے اسلامی ممالک دو حصوں میں منقسم ہو گئے ہیں۔ مولانا مودودی نے دبی زبان سے کمیونزم سے بیزاری کے اظہار کے بعد اس پر زور دیا کہ اینگلو امریکن بلاک کے ممالک سے بھی مسلمانوں کو کسی خیر کی توقع نہیں۔ عربوں کو جلاوطن کر کے یہودی سلطنت انگریزوں اور امریکہ نے قائم کی ہے۔ جو ایک ظالمانہ اقدام ہے۔ الجیریا اور مراکش میں فرانس نے بے شمار مظالم کئے ہیں۔ پھر یہ بلاک ہر نئے آزاد ہونے والے مسلمان ملک میں ان مسلمانوں کی حمایت کر رہا ہے جو اسلام نہیں چاہتے۔ اور اسلام پسند عناصر کو دبانا چاہتا ہے۔ پس جب تک انگلستان اور امریکہ ہر مسلم ملک میں اسلام پسند عناصر کا ساتھ نہ دے گا۔ انہیں ان ممالک میں عوام کا دلی تعاون حاصل نہیں ہو سکیگا۔ افغانستان کے مطالبہ پختونستان کو مولانا مودودی نے "شرارت" سے تعبیر کیا اور اسے پاکستان کے جذبۂ اسلامی سے ناجائز فائدہ اٹھانا قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ انگریزی عہد میں یہ مطالبہ کیوں نہ کیا گیا۔ بلکہ آپ نے کہا کہ اگر متحدہ ہندوستان رہتا اور یہاں ہندو کانگرس کی حکومت ہوتی تب بھی افغانستان یہ مطالبہ ہرگز نہ کرتا۔ اس لئے اسے شرارت کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ مارشل بلگانن اور کمیونسٹ چیف کے بیانات دربارہ کشمیر کو آپ نے بے وقت کی راگنی قرار دیا۔ یہ بیانات اس لئے بھی غلط ہیں کہ روس سیکورٹی کونسل کا ممبر ہے اور یہ کونسل کشمیر میں استصواب رائے پر فیصلہ کا انحصار قرار دے چکی ہے۔ مولانا مودودی نے کہا کہ لوگوں میں کشمیر کنونشن کے بارہ میں بہت مایوسی پھیلی ہوئی ہے یہ زائل ہونی چاہیئے۔ اس کنونشن نے چند دانشمندانہ فیصلے کئے ہیں۔ جن میں سے ایک آزاد کشمیر میں خود مختار حکومت کا قیام ہے۔ آپ نے اعلان کیا کہ ابھی تک ایک کوریا کا معاملہ صدہا الجھنوں کا باعث بن رہا ہے۔ اور اب عنقریب کشمیر اور افغانستان دو اور کوریا بن رہے ہیں۔ آپ نے حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ وہ نئے کوریا بننے نہ دے۔ مولانا مودودی نے ہندوستان کی ترقی کی بہت مدح سرائی کی۔ اور کہا کہ وہ بہت پہلے سیکولر سٹیٹ کی حیثیت میں لادینی آئین بنا کر آگے ہی آگے جا رہا ہے۔ آپ نے پاکستانی مسلمانوں کے جملہ طبقات ——— اعلیٰ حکمران۔ حکومت کے کارپرداز۔ دینی علماء تجارت و صنعت پیشہ اصحاب اور عام مسلمانوں کی اخلاقی گراوٹ کا مایوسی کی حد تک ذکر کیا۔ آپ نے ایک نہایت تھوڑی اقلیت کا استثناء کرتے ہوئے حکمرانوں اور کارپردازوں کو پرلے درجے کے بداخلاق، رشوت خور اور ملک کے غدار قرار دیا۔ دینی علماء کو باستثناء چند اپنے مفادات کے لئے اسلام فروشی کرنے والے تاجر ٹھہرایا۔ تجارت و صنعت پیشہ کی بھی آپ نے شدید مذمت کی اور عامۃ المسلمین کے بارہ میں بھی انتہائی مایوسی کا اظہار کیا۔ اسی سلسلہ میں آپ نے کہا کہ قانون خواہ کتنا اچھا ہو لیکن اس کو نافذ کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے اگر اچھے لوگ نہ ہوں تو اس قانون کا ذرہ بھر فائدہ نہیں ہو سکتا۔

مجھے شدید انتظار تھا کہ مولانا مودودی مسلمانوں کے عوام اور خواص کی اس درد انگیز حالت اور اس خوفناک بیماری کا کیا علاج تجویز کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ روحانی امور سے سراسر غافل تھے اور انہوں نے اس سلسلہ میں دو گھنٹے کی تقریر میں ایک لفظ تک نہ کہا۔ پھر مولانا مودودی نے پاکستان میں اسلامی دستور کا تذکرہ کیا اور اس کے مختلف مراحل بیان کئے۔ آپ نے کہا کہ اب جو خاکہ زیر غور ہے اس میں حاکم اعلیٰ کا مسلمان ہونا بطور شرط درج نہیں۔ نیز مخلوط انتخاب کا جھگڑا شروع کر دیا گیا ہے حالانکہ کسی کو اس تنازع کے پیدا ہونے کا وہم بھی نہ تھا۔ صدر مملکت کو بہت زیادہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ مارشل لار نافذ کرنے کے بارے میں بھی سخت پابندیاں نہیں ہیں۔ مخلوط انتخاب کے نتیجہ میں مشرقی پاکستان کے الگ ہو جانے کا آپ نے خطرہ ظاہر کیا۔ آپ نے اس ضمن میں سابق وزیر اعظم پاکستان محمد علی صاحب کا ذکر ثقاہت سے گرے ہوئے انداز میں کیا۔ آپ نے کہا کہ انہیں ایکا یک باہر سے "امپورٹ" کیا گیا تھا۔ مولانا مودودی نے کہا کہ پاکستان میں بہرحال اسلامی قانون ہی نافذ ہونا چاہیئے۔ ہم برائے نام اسلامی آئین سے کبھی مطمئن نہ ہوں گے۔ آپ نے کہا کہ سابقہ دستور ساز اسمبلی کی اسلامی اور جمہوری دفعات کو شامل کیا جائے اور علماء کی متفقہ ترمیمات کو بھی اپنایا جائے۔ تب صحیح اسلامی دستور بنے گا۔

آخر میں مولانا مودودی نے کہا کہ پندرہ بیس روز تک آئین کا معاملہ طے ہو جانے والا ہے۔ اس لئے سب جگہ سے لوگ وزیر اعظم کو تاروں اور خطوط کے ذریعہ سے اسلامی دستور بنانے کی طرف توجہ دلائیں۔

آپ نے خاتمہ پر ایک ریزولیوشن اسی سلسلہ میں پیش کیا اور لوگوں سے ہاتھ کھڑے کرائے گئے۔ یاد رہے کہ جماعت اسلامی کے اراکین کو منتظمین نے جلسہ شروع ہونے سے دو گھنٹے پہلے بلا کر سب ترتیب قائم کر رکھی تھی۔

مولانا مودودی کی تقریر کا یہ خلاصہ ہے۔ اگر ذرا بھی غور کیا جائے تو انہوں نے عوام کے سامنے قنوطیت اور اضداد کا ایک مجموعہ پیش کیا ہے۔ ان کی تقریر میں روشنی اور امید کا کوئی معین مواد موجود نہ تھا۔ ہاں بین الکلمات یہ جھلک ضرور پڑ رہی تھی کہ مولانا مودودی اور ان کی جماعت اقتدار کے حصول کے لئے سخت بے چین ہے۔ ملک کے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے انکی تقریر میں کوئی پروگرام نہ تھا۔ ۴

دیانت داری کی اعلیٰ مثال

صدر انجمن کے کوارٹروں سے ربوہ سے اسٹیشن کی طرف آتے ہوئے رومال میں بندھے ہوئے کچھ زیورات راستہ میں کہیں گر گئے۔ فوری طور پر تلاش کی گئی مگر نہ مل سکے۔ آخر مغرب کے بعد محلہ جات میں بذریعہ منادی اعلان کرایا گیا۔ اعلان کے نصف گھنٹہ کے اندر اندر احمد الدین صاحب مددگار کارکن دفتر تفسیر القرآن انگریزی، اسی طرح رومال میں بندھے ہوئے کل زیورات لے کر آ گئے۔ کہ یہ ہیں آپ کے زیورات۔ احمد الدین صاحب نے بتایا کہ یہ زیورات راستہ میں پڑے ہوئے انہیں ملے تھے۔ اور وہ اسی وقت سے اس بات کے انتظار میں تھے کہ پتہ لگے کہ کس کے ہیں۔ تا یہ امانت اس کے حوالے کر دی جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ربوہ میں ایسے ہی لوگ آباد ہوں جو ایمان داری، دیانت و امانت کا اعلیٰ نمونہ ہوں۔ احمد الدین صاحب نے حضور کے ارشاد پر عمل کر کے ہم سب کے لئے ایک اعلیٰ مثال قائم کر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ احمد الدین صاحب کو جزائے خیر دے اور ان کے ایمان میں مزید ترقی بخشے۔

(عبدالواحد، نائب ناظر بیت المال)

---

* یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عین اسی وقت بیرون موری دروازہ کے اسلام لیگ کے جلسہ میں علامہ مشرقی اور دوسرے مسلمان لیڈر یہ کہہ رہے تھے کہ ہم تو کشمیری بھائیوں کے لئے جانیں دے رہے ہیں۔ اور مودودی صاحب تو مناصب کے لئے لڑ رہے ہیں۔

ظاہر شاہ کو گورنر جنرل میجر جنرل اسکندر مرزا سے ملاقات کا مشورہ

پاک افغان کشیدگی ختم کرنے کیلئے شاہ افغانستان کو صدر آئزن ہاور کا جواب

کابل ۲۰ دسمبر:۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے افغانستان کے حکمران ظاہر شاہ کو یہ مشورہ دیا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات میں موجودہ کشیدگی کو دور کرنے کیلئے وہ گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل اسکندر مرزا سے براہ راست ملاقات کریں۔

یہ مشورہ انہوں نے اس خط میں دیا ہے جو انہوں نے ظاہر شاہ کے خط کے جواب میں بھیجا ہے۔ ظاہر شاہ نے صدر آئزن ہاور کو یہ خط لکھا تھا کہ وہ پاک افغان کشیدگی کو دور کرنے اور دونوں ملکوں میں مصالحت کرانے کے لئے مداخلت کریں۔ واشنگٹن کی اطلاع کے مطابق امریکہ کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اس کی تصدیق کی ہے کہ ظاہر شاہ نے پچھلے دنوں وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کو صدر آئزن ہاور کے لئے ایک مراسلہ بھیجا تھا۔ جس کا جواب صدر آئزن ہاور نے شاہ کو بھیج دیا ہے۔

روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے پختونستان کے بارے میں افغانستان کے رویہ سے جو ہمدردی کی ہے۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے ایک بیان میں اس کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اس بیان کا پورا متن موصول ہو گیا ہے۔ اس بیان کے مطابق اگر مارشل بلگانن کا اشارہ پاکستان کی سرحدوں کی طرف ہے تو یہ ہمارے ذاتی اور اندرونی معاملات میں بے جا مداخلت ہے اور افغانستان کی حمایت میں روسی راہنماؤں نے یہ بیان دے کر پاکستان کے ساتھ اپنا طرز عمل غیر دوستانہ بنا دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پختونستان کا کوئی وجود نہیں ہے اور نہ ہی اس نام کا کوئی علاقہ واقع ہے۔ افغانستان کو روسی امداد کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ابھی سرکاری طور پر اس امداد کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ افغانستان چیکوسلواکیہ سے اسلحہ حاصل کر رہا ہے

انہوں نے کہا کہ افغانستان میں روسی راہنماؤں کے دورے کے بعد روسی اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے روس ایک طرف افغانستان اور پاکستان اور دوسری طرف پاکستان اور بھارت

اردو، بنگالی اور انگریزی سرکاری زبانیں

کراچی ۲۰ دسمبر۔ دستور ساز اسمبلی نے طریق کار کمیٹی کی رپورٹ کا تہائی حصہ منظور کر لیا۔ جس کے بعد دستوریہ کا اجلاس ۲۲ دسمبر تک ملتوی ہو گیا۔ کل دستوریہ نے کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق اردو بنگالی اور انگریزی کو ایوان کی سرکاری زبانیں بنانے کا فیصلہ کیا۔ رپورٹ میں جو ترامیم پیش کی گئی تھیں ان پر حزب اختلاف نے بھی مکمل اتفاق کیا اور منظور کر لیا۔

باقی دفعات پر اتفاق کے لئے وزیر قانون مسٹر چندریگر نے یہ تجویز پیش کی کہ ایوان کا اجلاس ۲۲ دسمبر تک ملتوی کر دیا جائے۔ کیونکہ دستوریہ کے طریق کار کی دفعات پر غور کرنے کے لئے دستوریہ کا جو اجلاس پہلے ملتوی کیا گیا تھا۔ اس کا فائدہ پیدا ہوا ہے اور باقی دفعات پر غور کرنے کے لئے اس اجلاس کو پھر ۲۲ دسمبر تک ملتوی کر دیا جائے۔ ایوان میں دوسرے ارکان نے بھی مسٹر چندریگر کی اس تجویز کی تائید کی اور آنریبل سپیکر نے ایوان کا اجلاس ۲۲ دسمبر تک ملتوی کر دیا ہے۔ اس سے پہلے ایوان نے کمیٹی کی یہ سفارش بھی منظور کر لی کہ دستوریہ کا اجلاس کراچی میں ہی ہوا کرے گا۔

پاکستان کا پارلیمانی مشن عراق جائیگا

بغداد ۲۰ دسمبر۔ پاکستان اور ایران کے پارلیمانی وفود کو عراقی پارلیمنٹ کی طرف سے عراق آنے کی دعوت دی جائے گی

ترکیہ کی پارلیمنٹ کو اپنا ایک وفد آئندہ ماہ عراق بھیجنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ان ملاقاتوں کے ذریعہ معاہدہ بغداد کے وقت یہ تینوں ممالک عراق کی ترقی کا بچشم خود جائزہ لے سکیں

نیلام

مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۵ء صبح ۱۰ بجے کچھ عمارتی سامان کی نیلام جس کی تفصیل حسب ذیل ہے خلیل منزل نزد کوٹھی شاہ نواز محلہ دارالصدر ربوہ میں ہوگی۔ ضرورت مند احباب مقررہ وقت پر پہنچ جائیں۔

شہتیر (دیار کے) گارڈر ۴×۸ لمبائی ۱۵ فٹ۔ لکڑی ڈیپھر سے کار آمد و جلانے کے لئے ۵۰ من) عمارتی گو کا سامان (بانس سیڑھیاں تختے۔ پرانے روشن دان۔ خالی بوریاں وغیرہ۔ الماری۔ کرسیاں۔ میزیں۔ تخت پوش وغیرہ۔ نلکے کا سامان (پائپ وغیرہ) گیراج کے دروازے وغیرہ

نیلام مستری عبد الرحیم صاحب ٹھیکیدار کریں گے

نوٹ:۔ مالک سامان کسی بولی کو بھی کوئی وجہ بتائے بغیر ختم کر سکتا ہے۔

درخواست دعا:۔ میرا بچہ عزیزم عبید اللہ باجوہ بعارضہ چیچک چند دن سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے آمین۔ غلام حیدر باجوہ دارالصدر غربی ربوہ